تحریر: حبیب الحق ' راولپنڈی

علامہ صاحب کا ایک یادگار خطاب

مقام مصطفیٰ

یا ایھاالذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ۔ صدق اللہ مولانا العظیم

تمام طرح کی تعریفات وحدہ لاشریک خالق کائنات مالک ارض و سماء کے لئے ہیں اور لاکھوں کروڑوں درود وسلام اس ہستی مقدس پر جن کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے کائنات کی ہدایت اور رہنمائی کا بندو بست فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں اللہ کے آخری نبی اور آخری رسول بنا کر بھیجے گئے اس لحاظ سے اللہ رب العزت نے امام کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت اور نشو ونما اس انداز سے فرمائی کہ قیامت تک آنے والی نسلیں نہ تو نبی اکرمؐ کے پیغام نہ آپ کی رسالت پر نہ آپ کی ذات پر کسی قسم کا اعتراض کر سکیں گی اس لئے آپ کی تربیت میں ' آپ کی نشو ونما میں ' آپ کی پرورش و پا داخت میں ' اور آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں آپ کی سیرت کے مختلف گوشوں اور آپ کی حیات طیبہ کے تمام مراحل میں کڑی نگرانی رکھی گئی کہ پہلے انبیاء اور رسل اللہ ایک خاص دور کے لئے اس کائنات میں جلوہ گر ہوتے رہے اور اس دور کے خاتمے کے ساتھ ہی ان کی امامت ' ان کی رسالت ' ان کی نبوت اور پیغمبری کا زمانہ بھی ختم ہوتا گیا اس مخصوص زمانے کے لوگ اس مخصوص دور میں اس خاص نبی کی پیروی اور فرمانبرداری کرتے رہے لیکن جب اس کائنات میں امامت کا تاج اور نبوت کی خلعت نبی اکرمؐ کے سر اقدس پر رکھی گئی اور آپؐ کو پہنائی گئی تو اللہ نے ساتھ ہی اعلان کردیا **ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** ہم نے محمد کریمؐ کو اس کائنات کا اپنی طرف سے آخری تاجدار بنا کے بھیجا ہے آپ کے بعد کسی نئے نبی کی نبوت اور رسالت

کی ضرورت باقی نہیں رہی اور جب تک زمانہ باقی رہے گا نبی محترمؐ کی امامت کا سکہ چلتا رہے گا اب ضروت اس بات کی تھی کہ آپ کو ایسا پیغام عطا کیا جائے اور آپؐ کی سیرت کی اس انداز سے نگرانی کی جائے کہ قیامت تک آنے والی نسلوں کی راہنمائی کا بندوبست ہوتا رہے اور مختلف زمانوں میں آنے والے لوگ جب بھی آپؐ کی سیرت و کردار پر نگاہ ڈالیں اس میں انہیں روشنی نظر آئے۔

رہنمائی کے دروس اور رہبری کے سبق حاصل ہوں چنانچہ رب العزت نے اس کے لئے خصوصی اہتمام کیا اور میں نے بارہا یہ بات کہی ہے کہ اس اہتمام کا ایک نتیجہ تھا کہ جب نبی رحمتؐ اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے تو آپؐ کی تشریف آوری سے پہلے ہی رب کائنات نے آپ کے والد گرامی کو پاس بلا لیا ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ والدہ بھی رخصت ہوگئیں دادا نے اپنی آغوش شفقت میں لیا رب کائنات کا پیغام انہیں بھی آ پہنچا وہ بھی رخصت ہوگئے یہ سارا کام ایک خاص انداز میں ہوا۔

اس لئے کہ دنیا والوں کو علم ہو جائے کہ کائنات کے جتنے انسان پیدا ہوتے ہیں ان کی پرورش ان کی تعلیم اور ان کی تربیت اور ان کی نشو و نما ان کے والدین کرتے ہیں لیکن نبی اکرمؐ کے ان سارے رشتہ داروں کو اٹھا لیا تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ان کی نشو ونما اور ان کی تعلیم و تربیت کسی مخلوق نے نہیں کی بلکہ خالق نے خود فرمائی ہے " **الم یجدک یتیما فاوی** " کا یہی مفہوم ہے کہ ہم نے آپؐ کو اپنی آغوش رحمت میں پالا ہم نے خود آپ کی تربیت کی اور جب چالیس برس کی عمر کو آپ پہنچے آپ کے سر پر تاج نبوت و رسالت رکھا گیا آپ کو اللہ رب العزت نے اپنے آخری پیغام رساں کی حیثیت سے منتخب کر لیا اور جب وہ اس کائنات میں تشریف فرما ہوگئے تو ان پر یہ کتاب مقدس نازل فرمائی ایسی کتاب کہ زمانے کی کروٹوں کے ساتھ ساتھ دنیا والے جب بھی اس پر نگاہ ڈالیں انہیں اس میں اپنے لئے روشنی و ھدایت نظر آئے اور پھر جس طرح نبی اکرمؐ کی سیرت کی حفاظت کرنا اپنے ذمہ خود رب نے لیا اپنی نگرانی میں آپؐ کو پالا اسی طرح اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ بھی خود لیا پھر قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے یہی کتاب دستور ھدایت اور یہی کتاب اصولِ و

ضوابط کا آخری مرقع ہوگی اس لئے اس کتاب کے اندر ایک حرف کی تبدیلی نہ ہونے پائے "
انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون "

پہلی کسی کتاب کے لئے یہ اہتمام نہیں ہوا کہ اس کی حفاظت کا ذمہ رب نے لیا ہو چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابھی پیغمبروں کو اس کائنات سے رخصت ہوئے کچھ ہی عرصہ نہ گزرا تھا کہ کتابوں کے اندر تبدیلی ہوگئی بعض کتابیں دنیا سے بالکل نا پید ہوگئیں بعض کا وجود مٹ گیا بعض کے اندر اس قدر تبدیلی ہوگئی کہ ان کا اصل چہرہ پہچاننا مشکل ہوگیا لیکن جب یہ کتاب مقدس نازل ہوئی تو رب نے کہا

"انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون "

اے کائنات کے لوگو سن لو اس کتاب کو اتارا بھی میں نے ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی میں نے لے لیا ہے۔

آج رمضان مبارک کے مہینے میں لوگ اس کتاب مقدس کی حفاظت کے لئے رب کی جانب سے کئے گئے اہتمام کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کس طرح گلی گلی محلے محلے کوچہ کوچہ بستی بستی قریہ قریہ نگری نگری کوئی ایک جگہ بھی ایسی نہیں ہوتی جس میں اس قرآن پاک کو اپنے سینے میں محفوظ کرنے والے نبی کے معلی نیابت پر کھڑے ہو کر زبانی اس قرآن کی تلاوت نہیں کرتے اور ادنی سا شوشہ معمولی سی تبدیلی ان کی زبان سے نہیں نکلتی کہ پیچھے سے کئی لوگ اس کی اصلاح کے لئے بول اٹھتے ہیں تاکہ خدا کا وعدہ لوگوں کے سامنے روشن اور آشکار رہے۔

ساری کائنات مل کے اس کتاب مقدس کی زیر و زبر کو تبدیل نہیں کر سکتی محمدؐ رسول اللہ کے پیغام کو بھی جو اس قرآن کی تشریح اور اس کتاب کی تفسیر ہے اسی طرح رب کائنات نے محفوظ کیا اور خود قرآن پاک میں اس کا وعدہ لیا " **ان علینا جمعہ وقرنہ فلذا قرانہ فاتبع قرنہ ثم ان علینا بیانہ "**

" اے میرے محبوب اس قرآن کو اتارا بھی ہم نے ہے اس کو محفوظ بھی ہم نے کرنا ہے اور اس کی تشریح اور اس کی تفسیر بھی ہمارے ذمہ ہے " جس طرح قرآن اللہ کی کتاب

ہے اسی طرح نبی پاک حضرت محمدؐ کی زبان اقدس سے جو اس کی تفسیر اس کی تشریح اس کی توضیح اس کا بیان ہوا ہے وہ بھی رب کی جانب سے ہے اس لئے نبی کائناتؐ اپنی زبان مقدس سے کوئی ایک لفظ اس وقت تک نہیں نکالتے جب تک کہ آسمان سے انہیں اس لفظ کی ادائیگی کا حکم نہیں ہوتا ہے " **ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** "

اسی لئے قرآن مجید میں رب نے جہاں قیامت تک آنے والی نسلوں کو اس کتاب کی پیروی کا حکم دیا وہاں اپنے نبی کریمؐ کے فرمان کی پیروی کا بھی حکم دیا قرآن پاک میں رب نے کہا " **ما اتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنہ فانتھوا** "

" لوگو جو رسول تمہیں کہے اس کو اپنا لو جس سے نبی تمہیں روکے اس سے رک جاؤ "

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب قرآن پاک (اس کی) حفاظت آسمان والے نے اپنے ذمہ لی تاکہ آنے والی نسلیں اس سے راہنمائی حاصل کریں تو خداوند عالم نے اسی قرآن مجید میں دنیا کے تمام انسانوں کو اس بات کا بھی حکم دیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو آپؐ کی پیروی کا معنی کیا ہے؟

کہ نبیؐ کی پیروی کریں نبیؐ کے ارشادات کی پیروی کریں، نبیؐ کی تعلیمات کی پیروی کریں۔

اب نبیؐ کی تعلیمات قیامت تک آنے والی قوموں کے لئے اسوہ ہیں ضروری ہے کہ ان کو مانا جائے اس کے لئے ضروری تھا کہ جس طرح کتاب مقدس کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے اسی طرح سرکار رسالت مآبؐ کی تعلیمات کی حفاظت کا انتظام بھی کیا جائے چنانچہ رب کائنات نے بے شمار ایسے انسانوں کو پیدا کیا جنہوں نے نبی پاک کی ایک ایک بات کو ایک ایک حرف کو آپ کی زبان اقدس سے ادا ہونے والے ایک ایک لفظ کو محفوظ کیا آپ کی حرکات کو نوٹ کیا آپ کے سکنات کو نوٹ کیا آپ کے چلنے کو آپؐ کے اٹھنے کو آپؐ کے بیٹھنے کو آپؐ کے کھانے کو آپؐ کے پینے کو آپؐ کے مسجد میں آنے کو آپؐ کے مسجد سے جانے کو آپؐ کے لیٹنے کو آپؐ کے سونے کو ایک ایک چیز کو محفوظ کیا کیونکہ رب کائنات نے اپنے کلام مجید میں مومنوں کو یہ کہا تھا

" **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ** "

"میں نے اپنے نبی کی ساری زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ بنائی ہے" اور اس زندگی کے اندر کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا کاروبار کرنا سونا جاگنا تجارت کرنا لین دین کرنا لوگوں کے حقوق کی ادائیگی لوگوں پر فرائض اور ذمہ داریوں کا بوجھ لوگوں سے تعلقات اپنوں سے تعلقات غیروں سے تعلقات یہ سب چیزیں شامل تھیں اس لئے رب کائنات نے قیامت تک کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو جو کہ آپ کے اقوال آپ کے افعال آپ کے اعمال اور آپ کی تقریرات پر مشتمل ہیں ان کو محفوظ کردیا جس طرح قرآن پاک محفوظ ہے اسی طرح رب کائنات نے نبی کائنات ؐ کی سنت کو بھی محفوظ کیا اور یہ بات سمجھ لو کہ سنت کسے کہتے ہیں ؟

سنت اس چیز کا نام نہیں ہے کہ صرف نبی اقدس ؐ کی زبان سے جو بات نکلی ہو صرف وہی سنت ہے سنت تین چیزوں کا نام ہے ایک جو بات نبی ؐ نے کہی ہے وہ سنت ہے ایک کام جو نبی ؐ نے کیا ہے وہ سنت ہے ایک نبی ؐ کی موجودگی میں آپ کے کسی ساتھی نے کوئی کام کیا نبی ؐ نے اس کو نہیں روکا اس کو ثابت رکھا یہ بھی سنت ہے تو نبی ؐ کی سنت تین چیزوں پر مشتمل ہے ایک نبی کے اقوال پر دوسرے نبی کے افعال و اعمال پر تیسرے نبی کی تقریرات کہ وہ چیز جو نبی کی موجودگی میں ہوئی ہے اور نبی کائنات نے اس کو نہیں روکا ہے وہ بھی نبی کے فرمان میں شامل ہے اس لئے کہ بات نا درست ہوتی تو نبی پاک ؐ کو ضرور اس سے روکنا چاہیئے تھا اس لئے ان تین چیزوں کی حفاظت کا بھی رب نے اہتمام کیا آج ہمارے پاس حدیث کے ذخیرے کی صورت میں نبی پاک ؐ کی ساری تعلیمات آپ کے سارے ارشادات آپ کے سارے مضامین آپ کے سارے احکامات ایک ایک کرکے محفوظ ہیں اسی لئے رب نے ان کا ماننا مومنوں پر لازمی اور فرض قرار دیا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و اعمال جن کتابوں میں محفوظ ہیں ان کتابوں کو حدیث کی کتابیں کہا جاتا ہے ان ساری کتابوں میں سب سے اہم ترین سب سے صحیح ترین اور سب سے جلیل القدر کتاب کا نام صحیح بخاری ہے دوسری کتاب جس کے اندر نبی ؐ کے اقوال و اعمال کے بارے میں آپ کی تعلیمات کے بارے میں کسی شک و شبے کی گنجائش نہیں اس مجموعے کا نام مسلم شریف ہے

اس لئے شاہ ولی اللہ نے کہا ہے کہ بخاری شریف کے اندر اور مسلم شریف کے اندر جو احادیث آجائیں ان کا ماننا مسلمانوں پر اسی طرح لازم وضروری ہے جس طرح کہ قرآن کو ماننا

اس لئے کہ یہ قطعی ثبوت ہے ان کی صحت کے بارے میں ان کے درست ہونے کے بارے میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ۔

اس مسئلے کو سمجھنے کے بعد ہم کو چاہئے کہ آج جو لوگ صرف یہ کہتے ہیں " حسبنا کتاب اللہ "

ہم کو اللہ کی کتاب کافی ہے اور سارا زور ان کا کتاب پر ہو تا ہے وہ حقیقت میں اس قرآن پاک کی تردید کرتے ہیں اور اس قرآن پاک کو تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لئے کہ اس قرآن پاک کے اندر دس بیس نہیں بلکہ سینکڑوں آیات ہیں جن میں خدا وند عالم نے مومنوں کو اپنے نبی کی پیروی کا حکم دیا ہے اور نبی کی پیروی کا معنی کیا ہے جس طرح کہ خدا وند عالم نے لوگوں کو اپنی کتاب کی پیروی کے ذریعے اپنی پیروی کا حکم دیا اسی طرح محمد رسول اللہؐ کے اقوال و اعمال کے ذریعے نبیؐ کی پیروی کا حکم دیا ہے خدا وند نے قرآن میں کہا ہے " **اطیعو اللہ** " اللہ کی پیروی کرو ۔ اللہ کی پیروی کا معنی کیا ہے کہ جو رب نے کتاب اتاری ہے اس کو مانو اس کو تسلیم کرو اس کی فرمانبرداری کرو اس کے احکامات کو اپنے اوپر [illegible] رو اس کی منہیات سے اپنے آپ کو بچاؤ اسی طرح جب یہ کہا " **اطیعو الرسول** " تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی نے اپنے عمل سے اور اپنے قول سے جن چیزوں کو قرآن کی توضیح تشریح و تفسیر کے لئے بیان کیا ہے ان کو تسلیم کرو خدا کی پیروی کے لئے ہمیں قرآن کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اور سرکار کائنات حضرت محمدؐ کی پیروی کے لئے ہمیں محمد رسول اللہ کی سنت طرف رجوع کرنا پڑتا ہے جس طرح کوئی شخص قرآن کو مانے بغیر مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتا ۔ اسی طرح حدیث مانے بغیر بھی مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتا ۔ اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لیجئے ۔

آج کے خطبے میں صرف یہی بات میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ آج جدید دور کے

فرعونوں نے امت مسلمہ کی گمراہی کے لئے نئے نئے فتنے رائج کئے ' نئے نئے افکار ترویج دیئے ' نئی نئی آراء کی نشرو اشاعت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ مسئلہ قرآن میں ہے یا کہ نہیں فلاں بات قرآن میں نہیں ہے اس لئے ہم نہیں مانتے مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ جس طرح قرآن کو ماننا ضروری ہے اسی طرح محمدؐ کے فرمان کو بھی ماننا ضروری ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں آج یہ بات اپنے ذہنوں کے اندر بٹھا کے جائیں کہ جو شخص رب کے قرآن میں اور نبی کے فرمان میں فرق کرتا ہے وہ مومن اور مسلمان نہیں ہے

مومن اور مسلمان وہ ہے جو رب کے قرآن اور نبیؐ کے فرمان میں کوئی فرق نہیں کرتا اس لئے جب کوئی بندہ یہ پوچھے یہ مسئلہ قرآن میں ہے یا نہیں اس کو کہو کہ ہمارے نزدیک رب کا قرآن اور محمدؐ کا فرمان ایک حیثیت رکھتا ہے دونوں میں رتی برابر فرق نہیں ہے اس لئے کہ قرآن ہمیں تب تک معلوم نہیں ہوا جب تک کہ محمدؐ نے نہیں بتلایا کہ یہ قرآن ہے اگر رسول اللہ یہ نہ بتلاتے کہ یہ قرآن ہے کائنات کا کوئی شخص یہ معلوم نہیں کرسکتا تھا کہ یہ قرآن ہے یا نہیں ۔ یہ قرآن ہم نے تب مانا جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ۔

اس لحاظ سے نبیؐ کا فرمان قرآن پر بھی مقدم ہے کہ نبیؐ اگر ہم کو یہ نہ بتلائیں کہ " قل ھو اللہ احد" قرآن کی آیت ہے ساری دنیا مل کے یہ بات معلوم نہیں کرسکتی تھی کہ یہ قرآن کی آیت ہے ۔

اس لئے اچھی طرح آنکھیں کھول کے دل و دماغ کو حاضر کر کے یہ بات سمجھ لو کہ رب کائنات نے حضرت محمد رسول اللہؐ کو جب تبلیغ کا حکم دیا تو نبیؐ نے قرآن کو بعد میں پیش کیا اپنے فرمان کو پہلے پیش کیا ہے ۔ فرمایا :

" اے لوگو میں نے تم میں چالیس برس گزارے ہیں بتلاؤ تمہاری میرے بارے میں کیا رائے ہے پہلے یہ نہیں کہا " ذلک الکتاب لاریب فیہ " یہ بعد میں کہا ۔ محمدؐ کے فرمان کی صداقت کو پہلے منوایا قرآن بعد میں اتارا ۔ کیونکہ جب تک اس زبان پر اعتماد نہیں ہوگا جو

زبان کتاب اللہ کو قرآن کا نام دے گی تب تک قرآن پر بھی اعتماد پیدا نہیں ہو سکتا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ نہیں کہا کہ او لوگو! آؤ قرآن سنو کہ قرآن یہ کہتا ہے۔

کہا: بتلاؤ یہ زبان جو حرکت کر رہی ہے اس زبان کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے جواب دیا "ملجربناک الاصدقا" ہم نے اس زبان سے چالیس سال کے طویل عرصے میں سوائے سچائی کے کچھ بھی نکلتے نہیں دیکھا۔

جب تک محمد کے فرمان کو نہ مانا جائے قرآن نہیں مانا جا سکتا یہ کس نے کہا ہے "**یا ایھا الذین منوا اطیعو اللہ واطیعو الرسول**" قرآن کی آیت ہے۔ کس نے بتلایا ہے؟ اگر محمد کریمؐ نہ بتلائیں تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ قرآن ہے۔

یہ قرآن جو آج ہم اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے ہیں کس نے خبر دی ہے کہ یہ قرآن ہے اپنی آنکھوں سے کس نے قرآن اترتے ہوئے دیکھا اور یہی بات تھی جو صدیق نے اپنے ایمان لانے کے پہلے دن کہی تھی۔

یمن سے واپس آئے۔ ابو جہل آگیا اور کہا اے ابوبکر تیرے بچپن کے یار اور دوست نے نبوت کا دعوی کر دیا ہے۔ کہتا ہے کہ مجھ پر خدا کا کلام اترتا ہے۔ مجھ سے خدا ہم کلام ہوتا ہے۔ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ صدیق اپنا سامان رکھتے ہیں۔ بھاگے ہوئے جاتے ہیں۔ نبی کائنات کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ سرور گرامی باہر آتے ہیں ابھی صدیق نے کچھ نہیں سنا نہ قرآن سنا نہ کوئی نشان دیکھا سرور گرامی کے دروازے پر دستک دی حضورؐ نے پوچھا کون ہے؟ باہر سے جواب ملا اے عبد اللہ کے کے بیٹے تمہارے بچپن کا یار آیا ہے۔ نبی کائنات جلدی سے باہر تشریف لائے۔ سامنے دیکھا ابو بکر کھڑے ہیں۔ نگاہ ڈالی۔ فرمایا: ابو بکر سفر سے کب آئے ہو؟

کہا: ابھی آیا ہوں۔ سامان بھی نہیں رکھا کہ مکہ میں تیرے بارے میں عجیب گفتگو سنی۔ بھاگا ہوا آیا ہوں تاکہ حقیقت معلوم کروں کہ حقیقت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ابو بکر تو نے کیا سنا؟ کہا: میں نے سنا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ آپ پر اللہ کا کلام نازل ہوتا ہے۔

خدا نے آپ کے سر پر تاج نبوت و رسالت رکھا ہے۔

اللہ نے آپؐ کو پیغمبری کی خلعت فاخرہ پہنائی ہے۔ میں نے یہ سنا ہے کہ آپ اس کائنات میں آپنے آپ کو خدا کا فرستادہ کہتے ہیں۔ نبی نے محبت سے اپنے بچپن کے دوست کو دیکھا نہ جانے اس کا جواب بھی وہی ہوگا۔ جو مکہ کے دوسرے لوگوں نے دیا۔ آج نبی دیکھ رہے ہیں۔ آنسو جاری تھے لوگوں نے مجھے پتھر مارے مجھے برا بھلا کہا نگاہ ڈالی۔ ابو بکر دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: ابو بکر تو نے سچ سنا میں کہتا ہوں کہ رب کا کلام مجھ پر نازل ہو تا ہے اور نبی کائنات دیکھ رہے ہیں ابو بکر کے چہرے کی طرف کہ پیشانی پہ کیا سلوٹیں نمودار ہوتی ہیں
۔

ابو بکر جو نگاہ اٹھا کے محمد اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا تھا جب نبی کائنات سے سنا کہ آپ کہتے ہیں ہاں رب کا کلام مجھ پہ نازل ہوتا ہے تو ادب سے اپنی نگاہوں کو نیچے گرالیا۔ حضورؐ نے چہرے کی تبدیلی کو دیکھا۔ فرمایا ابو بکر کیا ہوا ؟ خاموش ہوگئے ؟

کہنے لگے: اپنے ہاتھ کو بڑھاؤ آج کے بعد تم میرے دوست نہیں رہے ہو بلکہ میرے آقا و مولا بن گئے ہو۔ ہاتھ بڑھایئے میں ایمان لاتا ہوں کہ تم جو کچھ کہتے ہو سچ کہتے ہو۔ آج کے بعد تم میرے یار نہیں رہے میرے سید و مولا بن گئے۔ ادھر مشرکین مکہ انتظار کر رہے ہیں جانے ابو بکر کیا جواب لے کر آیا ہے۔ پوچھا ابو بکر! جو ہم نے کہا تھا سچ نکلا ہے کہ نہیں ؟ ابو بکر نے جواب میں ارشاد کیا: تم نے جو کہا سچ نکلا ہے۔ کہا پھر کیا کہتے ہو ؟

کہا: تمہاری بات بھی سچ نکلی اور محمدؐ کی بات بھی سچ نکلی۔ ایمان لے آیا ہوں۔ حیران و ششدر رہ گئے۔ کہنے لگے: ابو بکر کیا کہتے ہو ؟ فرمایا: سچ کہہ رہا ہوں تم نے اس کے بارے میں سچ کہا تھا میں نے جب اس سے پوچھا اس نے اقرار کیا میں نے مان لیا کہنے لگے اتنے جلدی مان آئے۔ تو نے قرآن سنا ؟ کوئی نشانی طلب کی ؟ فرمایا: مجھ کو سننے اور دیکھنے کی خواہش نہیں تھی۔ ضرورت نہیں تھی۔ کیوں ؟ ابو بکر کیا بات ہے ؟

کہا: میں نے چالیس برس اس کو دیکھا ہے اور زندگی میں کبھی مخلوق کے اوپر جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا اور جو مخلوق کے خلاف جھوٹ نہیں بولتا وہ خالق کے ساتھ جھوٹ

کیسے بول سکتا ہے ۔ میرا یقین ہے جو وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے جو فرماتا ہے سچ فرماتا ہے ۔ اس کی بات غلط نہیں ہو سکتی مشرکین مکہ نے یہ سنا ۔ مارنا شروع کردیا ۔ لہو لہان ہوئے بے ہوش ہو کر گر پڑے چوبیس گھنٹے کے بعد ہوش آیا ۔ ان کے گھرانے کی ایک عورت مرہم پٹی کرتی ہے ۔ ابو بکر کو ہوش آتا ہے ۔ آنکھیں کھولیں ۔ پانی طلب کیا ۔ ماں پانی کے لئے دوڑی ۔ اتنی دیر میں مکمل ہوش آگیا ۔ ہونٹوں سے پانی کا پیالا لگایا گیا ۔ فرمایا ماں پیالے کو پیچھے ہٹالو ۔ پہلے مجھے میرے آقا کے پاس لے چلو ۔ میں دیکھوں کہ میرے آقا کو کوئی گزند تو نہیں پہنچی ۔ ماں نے کہا : ہم تیرے دوست کو بلا لاتے ہیں

فرمایا : محمدؐ آج کے بعد دوست نہیں رہا آقا و مولا بن گیا ہے اور آقا و مولا کو بلایا نہیں جاتا ان کے گھر جایا جا تا ہے ۔ لوگو : معلوم کرلو کہ حضرت محمد رسول اللہ نے سب سے پہلے جو دعوت دی وہ قرآن نہیں سنایا بلکہ اپنے فرمان کی صداقت منوائی ہے کہ قرآن تب مانا جائے گا جب اس زبان پہ یقین کیا جائے جس زبان سے قرآن کے لفظ نکل رہے ہیں اگر اس زبان پہ اعتماد نہیں ہے تو اس زبان سے نکلنے والے قرآن کے الفاظ پہ بھی اعتماد نہیں کیا جائے گا ۔ اسی لئے رب کائنات نے حضرت محمدؐ کی صداقت کو ۔ آپ کی زندگی کو ۔ آپ کی نبوت اور آپ کی رسالت کے لئے معیار قرار دیا اور بات آتی ہے تو کہے دیتا ہوں ۔

اسی لئے ہم موجودہ حکمرانوں کی کسی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس لئے کہ یہ شخص (ضیاء الحق) جھوٹا ہے ۔ کذاب ہے ۔ آٹھ سال تک جھوٹ بولتا رہا ۔ کعبے میں کھڑے ہو کر اس نے جھوٹ بولا ۔ اس کے عمرے ' اس کے حج ' اس کے طواف لوگوں کو گمراہ نہیں کر سکتے ' اس کے وعدوں پر اعتبار نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے کہ جو جھوٹا ہو تا ہے اس کی کسی بات پر اعتبار کرنا جائز نہیں ہو سکتا ۔ اسی لئے میں نے آج سے پانچ برس قبل کہا تھا ۔

لوگ آج روتے ہیں کوئی پانی کو روتا ہے ۔ کوئی بجلی کو روتا ہے ۔ کوئی امن عامہ کو روتا ہے ۔ کوئی عزت و عصمت کو روتا ہے اور میں نے آج سے پانچ برس پہلے اسی جگہ کھڑے ہو کر کہا تھا کہ لوگو : جو اس کے اسلام پر یقین کرتا ہے کرتا رہے میں جھوٹے آدمی

کے اسلام پر کبھی یقین کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں ۔ آج واقعات نے ثابت کیا اس کا جھوٹ دیکھو ایک طرف کہتا ہے کہ اسلام آگیا ہے اور دوسری طرف اسی کی اسمبلی کے اندر رب کے شعائر کی توہین کی جاتی ہے روزے کا مذاق اڑایا جا تا ہے اور یہ بد بخت ٹکے ٹکے کے ممبر امت مسلمہ کے منتخب نمائندہ ہونے کا دعوی کرنے والے رسولؐ کے دین کا مذاق اڑا تے ہیں ' اللہ کے مہینے کا مذاق اڑا تے ہیں اور شرم نہیں آتی بے غیرتوں کو ' حکمرانوں کو ' بے حمیتوں کو ' بے ضمیروں کو ' جھوٹوں کو ' مفتریوں کو ' کذابوں کو ' دجالوں کو ' اسلام کا نام لیتے ہیں شعائر اللہ کی توہین ہو تی ہے ۔ ان کی اسمبلیوں کے اندر ۔ لوگوں کو تاثر دیتے ہیں کہ یہاں کوئی شخص رمضان کا احترام نہ کرے اس کو گرفتار کیا جائے گا ' اس کے خلاف رمضان آرڈیننس کے تحت مقدمہ بنایا جائے گا ۔ او بے غیرتو ! تمہاری اسمبلی کے ممبروں کی تصویریں اخبارات میں چھپتی ہیں رمضان کے دنوں میں سگریٹ پیتے ہوئے ۔ کہا گیا ہے کہ ان کی سہولت کے لئے اسمبلیوں کی لابی میں ٹھنڈے پانی کے کولر رکھے گئے ہیں اور منافقو ! بتلاؤ تمہارا اسلام کہاں گیا ہے ؟

جب نبی کی سیرت کو ہم نے دیکھا ۔ نبی کے پیغام ابدی کو دیکھا ہم نے مان لیا کہ رب کائنات نے اسلام سے بھی پہلے ' قرآن سے بھی پہلے نبی کی صداقت اور سچائی کا لوگوں کے سامنے اظہار کرکے منوایا ہے کہ کام وہی کرتا ہے جو سچا ہو تا ہے اور جھوٹے کی کسی بات پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا ۔

آج ہم اس قرآن کو کتاب اللہ مانتے ہیں یقین رکھتے ہیں کہ صفحہ اول سے لے کر صفحہ آخر تک ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جو قرآن کا حصہ نہ ہو ہمارا ایمان ہے ایک حرف بھی ایسا نہیں ہے جو قرآن کا حصہ نہیں ۔ کیوں نہیں اس لئے کہ کائنات کے امام نے اپنی زبان سے کہا ہے کہ یہ قرآن ہے اور اس سچے کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی ۔

تو بات میں یہ کہہ رہا تھا ہم نے محمد رسول اللہ کے فرمان کو قرآن سے بھی پہلے مانا ہے قرآن بعد میں مانا محمد رسول اللہ کا فرمان پہلے مانا ۔ محمدؐ کا فرمان مانا ہے تو قرآن مانا ہے ۔ اگر نبی کا فرمان نہ مانا جائے تو قرآن کو نہیں مانا جا سکتا اس لئے اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے بلکہ

اہل سنت کے تمام مکاتب فکر کا یہ عقیدہ ہے کہ رب کے قرآن میں اور نبی کے فرمان میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے دونوں کا ماننا ضروری اور لازمی ہے ۔

قرآن کی آئت " ومن یشاقق الرسول " الخ میں اللہ تعالی کا صریح فرمان ہے :

رب نے کہا ہے کہ جس نے میرے نبیؐ کی بات کو نہ مانا سن لے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم بہت برا ٹھکانہ ہے یہ نہیں کہا جس نے قرآن کو نہ مانا ' فرمایا :

" ومن یشاقق الرسول " جس نے نبی کے فرمان کو نہیں مانا اس کا ٹھکانا جہنم ہے :

حدیث ہے :

" ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن اطاعنی فقد دخل الجنہ ومن عصانی فقد ابی ومن ابی دخل النار "

" لوگو سن لو جنت میں وہی جائے گا جس نے میری اطاعت کی جس نے میری اطاعت کی اس نے رب کی اطاعت کی جس نے رب کی اطاعت کی وہ جنت میں گیا جس نے میری نافرمانی کی اس نے رب کی نافرمانی کی اور جس نے رب کی نافرمانی کی وہ جہنم میں گیا " نبی کائناتؐ نے اپنی اطاعت کو رب کی اطاعت قرار دیا اور اپنی نافرمانی کو رب کی نافرمانی قرار دیا اس لئے کہ نبی کی کوئی بات اپنی بات نہیں ہوتی " **وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** "

جبھی بولتا ہے جب آسمان سے بولنے کا حکم آتا ہے لوگو اس لئے سمجھ لو کہ نبی کائناتؐ کے فرامین کے ماننے بغیر ' آپ کے ارشادات کو تسلیم کئے بغیر ' آپ کے احکامات پر عمل کئے بغیر آپؐ کے ارشادات کو پیشانیوں پر سجائے بغیر انسان کی نجات نہیں ہو سکتی چاہے قرآن کی پیروی کا جتنا دعوی کیوں نہ کرے صرف اسی میں نجات ہے اور پھر قرآن بتلایا بھی محمدؐ نے قرآن سمجھایا بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہ میں نہیں کہتا قرآن کہتا ہے :

" ویعلمھم الکتاب والحکمہ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین "

قرآن پڑھ کر بھی نبی نے بتلایا اور قرآن کے معنی بھی نبیؐ نے سمجھائے ۔ قرآن پڑھ کر بھی نبی بتلائے اور قرآن پڑھ کر نبی ہی سمجھائے ۔ نہ اس کے بتلائے بغیر قرآن کا پتہ چلے ۔

لوگو ! اس لئے جان لو کہ رب کے قرآن کی اس وقت تک تلاوت و تفہیم نہیں ہو سکتی جب تک نبی کائنات ؐ کے فرامین کو ساتھ نہ رکھا جائے ۔ دونوں کی یکساں حیثیت ہے ۔ دونوں میں فرق کرنے والا مومن اور مسلمان نہیں ہے ۔ اور آخری بات سن لو دونوں کے بغیر نجات نہیں ۔ دونوں چیزیں آسمان سے نازل ہوئی ہیں ۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ۔

اس کتاب کو ہم قرآن صامت سمجھتے ہیں اور محمد ؐ کو قرآن ناطق سمجھتے ہیں ۔ دونوں رب نے نازل کیں ایک کے ماننے سے نجات نہیں دونوں کو ماننا ضروری ہے ۔ اور اسی طرح دونوں کے ساتھ تیسری ماننے سے نجات نہیں ۔ کیونکہ تیسری کو شامل کرنے سے ان دونوں کی قدر و قیمت میں فرق پڑتا ہے ۔ ان دونوں کی قدرو وقیمت میں خلل آتا ہے ۔ صرف دو ۔ ایک پر بھی گزارا نہیں تین پر بھی گزارا نہیں ۔ صرف دو ۔ نہ کسی مولوی کی بات ' نہ خطیب کی ' نہ واعظ کی ' نہ ذاکر کی ' نہ محدث کی ' نہ فقیہ کی ' نہ خانزادے کی ' نہ جرنیل کی ' نہ کرنیل کی ' نہ پادری کی ' نہ ڈکٹیٹر کی ' نہ کسی وڈیرے کی ' بات مانی جائے گی تو یا رب کے قرآن کی بات مانی جائے گی یا محمد ؐ کے فرمان کی مانی جائے گی تیسری کسی بات کو قرآن و سنت کے مقابلے میں رکھنا رب کے قرآن کی بھی توہین ہے اور نہ رب کی توہین کرنے والا جنت میں جائے گا اور نہ محمد ؐ کے فرمان کی توہین کرنے والا جنت میں جائے گا ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین